۷۱۱

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ

تار کا پتہ — الفضل قادیان بٹالہ

رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۰۹

THE ALFAZL QADIAN

قیمت فی پرچہ ۱؍

قیمت سالانہ پیشگی ... بیرون ہند ...

اخبار الفضل

ہفتہ میں دو بار

قادیان

ایڈیٹر: غلام نبی ٭ اسسٹنٹ: مہر محمد خان

نمبر ۳۶	مورخہ ۶؍ نومبر ۱۹۲۳ء یوم سہ شنبہ	مطابق ۲۶ ربیع الاول ۱۳۴۲ھ	جلد ۱۱

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بخیریت ہیں۔

۲؍ نومبر بعد نماز جمعہ انجمن ارشاد کا جلسہ ہوا جس میں مولوی برکت علی صاحب نے کفارہ پر۔ اور عبد اللہ خان صاحب نے حیات بعد ممات پر لیکچر دیئے

جناب سید زین العابدین صاحب بعارضہ بخار علیل ہیں۔ احباب دعا صحت فرما دیں۔ ناظر تالیف و اشاعت کے فرائض جناب مولوی رحیم بخش صاحب سر انجام دے رہے ہیں۔

چونکہ سالانہ جلسہ کے موقعہ پر ہر سال جلسہ گاہ میں جگہ کی قلت ثابت ہوتی ہے۔ اس لئے ابھی سے کوشش ہو رہی ہے۔ کہ وسیع جلسہ گاہ تیار کی جائے۔

امریکہ میں تبلیغ اسلام

(از مولوی محمد دین صاحب بی۔اے)

نومسلم — ہفتہ زیر رپورٹ میں پانچ کس مشرف باسلام ہو کر داخل سلسلہ احمدیہ ہوئے۔ الحمد للہ

ان کے نام مسیحی اور اسلامی ہر دو بالمقابل درج ہیں:

Mr. Sylvester S. Lanton	محمد سلیم
Mr. Hasta Chamblee	مخلص
Mr. J. D. Gilson. M.D.	محمد
Miss. Anna Aekesin Shaheen	ساجدہ
Miss. Americo Cawford	نائلہ

مسٹر گبسن ایک بڑے تعلیم یافتہ ڈاکٹر اور سرجن ہیں۔ احباب ان سب کی استقامت کے لئے دعا فرماویں

اتوار کے جلسہ باقاعدہ ہو رہے ہیں۔ اور عربی کے اسباق کا جو سلسلہ شروع کیا گیا ہے وہ بھی جاری ہے۔

کاروبار سلسلہ کے متعلق تجاویز

یہاں کے مشن کو ایک مستقل صورت دینا تاکہ یہ اپنے پاؤں پر آپ کھڑا ہو جائے یہاں کے دوستوں کے سامنے ہے۔ بلکہ اس کیساتھ ایک ہال۔ قبرستان اور پریس کا سوال بھی در پیش ہے۔ اور یہاں کے دوست سوچ رہے ہیں۔ کہ ان کو عملی شکل دی جاوے۔ میرا کامل ایمان ہے کہ اللہ تعالیٰ ان تمام باتوں کے لئے کوئی احسن صورت خود پیدا کر دیگا۔

وما توفیقی الا باللہ۔

روحانی اصلاح کی طرف توجہ

یہاں کے لوگوں کے یہ امر ذہن نشین ہوتا چلا جاتا ہے کہ محض مادی ترقی کسی قوم کو دیر تک قائم نہیں رکھ سکتی۔ بلکہ جب اس پر انحصار ہو ...

تھا۔ تو گویا سمجھو کہ زوال کے دن نزدیک ہیں۔ یورپ کا عبرت ناک نقشہ ان لوگوں کے سامنے ہے چنانچہ سابق پریذیڈنٹ جمہوریت امریکہ مسٹر ولسن جن کے نام نامی سے تمام دنیا واقف ہے۔ انہوں نے اخباروں میں لکھا ہے۔ کہ جب تک روس کا علاج نہ کیا گیا۔ اس وقت تک امریکہ کی خیر نہیں۔ بلکہ روس اور جرمن کا نظارہ اور خاص کر وسطی یورپ کی حالت وہ لوگوں کے پیش کر رہے ہیں۔ یہی حال وہ کہتے ہیں۔ کہ جلد یا بدیر امریکہ کا ہوگا۔ اگر اسوقت خبر نہ لی گئی۔

عجیب قانون

یہاں کے بعض قوانین عجیب قسم کے ہیں۔ یعنی یہ قانون کتابوں میں تو نہیں۔ لیکن عام طور پر زیر عمل ہیں۔ یہاں اکثر ایسے واقعات ہوتے رہتے ہیں۔ کہ عورتیں اپنے خاوندوں یا آشناؤں کو قتل کر دیتی ہیں۔ لیکن جب ان کا مقدمہ پیش ہوتا ہے۔ تو عجیب دستور ہے۔ اگر عورت خوبصورت ہو۔ تو پھر ایک اصول ہے۔ کہ خوبصورتی کی خوبصورت شے کو خود بھی قدر دانی ہے۔ اور دنیا کو بھی چاہیئے۔ کہ اسکے فائدے سے محروم نہ کیا جاوے۔ اس لئے یا تو اکثر بری یا ضمانت پر چھوڑ دی جاتی ہیں۔ یا محض ہلکی سزا۔ حال میں یہاں ہی ایک واقعہ ہوا ہے۔ کہ ایک عورت نے اپنے خاوند کا سر ہتھوڑے سے پھوڑا تاکہ دوسرے نوجوان سے شادی کرے۔ بدقسمتی سے وہ بدصورت ہے۔ اس لئے سزائے پھانسی تجویز ہوئی اس پر سخت شور پکار پڑی ہے۔ کہ اگر یہ عورت خوبصورت ہوتی۔ تو اس کو کبھی ایسی سنگین سزا نہ دی جاتی۔ یہانتک کہ جیوری نے کیوں ایسے یہ فیصلہ دیا ہے۔ ان جیوری والے مردوں کی عورتیں اپنے خاوندوں سے قطع تعلق پر لگی ہوئی ہیں۔

عورتوں کی حجامت

انڈیا میں شاید حیرانی ہو لیکن یہاں یہ معمول ہے کہ عورتیں مردوں کی طرح حجاموں کی دکانوں پر جاکر عین بیناب اور دیگر مردوں کی نظروں میں کرسی پر ڈٹی ہوئی حجامت بنوا رہی ہیں۔ اور حجام کا استرا اور

پہنچی برابر چل رہی ہے۔ پہلے تو مجھے بھی دیکھکر حیرانگی ہوئی۔ مگر میرے دوستوں نے کہا۔ کہ ابھی اور بہت کچھ دیکھو گے۔

ان پڑھ

باوجود دنیا میں مادی ترقی کے اعلےٰ معراج پر پہنچا ہوا ہونے کے بھی اس ملک میں گذشتہ مردم شماری کے رو سے ایک کروڑ اور ستر لاکھ آدمی ان پڑھ ہیں۔ کل آبادی ساڑھے گیارہ کروڑ ہے۔

سرعت عمل کا اندازہ

مادی ترقی اور سرعت عمل کا اندازہ لگانا تو جون کے آخر میں شایع ہوا تھا۔ کہ صرف سیر کرنے کیلئے آٹو مبیل یعنی موٹر کاروں کی تعداد اس ملک میں ایک کروڑ اور تیس لاکھ ہے۔ فورڈ کے کارخانہ میں سے ہر سال اب چھ لاکھ موٹر کار طیار ہو کر نکلتی ہے۔ صرف شکاگو کے شہر میں جس کی آبادی ۳۰ لاکھ ہے۔ صرف سیر تفریح والی موٹر کاروں کی تعداد تین لاکھ سے زیادہ ہے۔ باقی سامان اِدھر اُدھر لے جانے اور سٹریٹ کاریں بسیں ٹریکٹرز ان کی تعداد بالکل جداگانہ ہے۔ والسلام

(خاکسار محمد دین۔ از شکاگو)

موضع فتح پور میں کوئی شدھی نہیں ہوئی
آریہ اخبار کی غلط بیانی

اخبار پرتاب لاہور نے اپنی ۲۴ اکتوبر ۱۹۲۳ء کی اشاعت میں موضع فتح پور ضلع آگرہ میں دس اشخاص کی مزید شدھی کی خبر درج کی ہے۔ حالانکہ گاؤں مذکور میں اس تاریخ کوئی ایسی شدھی نہیں ہوئی آریہ اخبار یونہی مغالطہ دیتے ہیں۔ یہی وجہ ہے۔ کہ اخبار مذکور نے رپورٹر کا نام شایع نہیں کیا۔

(چوہدری) بدر دین احمدی مبلغ سانڈھن ضلع آگرہ

میں نے خود تحقیقات کی ہے۔ تاریخ مذکورہ بالا کو موضع فتح پور میں جو میرے گاؤں کے پاس ہی ہے ایسی کوئی شدھی نہیں ہوئی۔ یہ خبر بالکل غلط ہے۔

نذیر خاں نمبردار موضع سانڈھن

قبول اسلام

آریہ اخبارات نے مسمی چھیدا ساکن سانڈھن کے مرتد ہونے پر بڑی خوشی کا اظہار کیا تھا اور کہا تھا۔ کہ یہ مسلمانوں کا مبلغ تھا۔ اب وہی صاحب برضائے رغبت خود جناب چوہدری فتح محمد خاں سیال صاحب ایم۔ اے کے ہاتھ پر مورخہ ۲۱ اکتوبر کو نماز مغرب کے بعد دوبارہ مشرف باسلام ہوگئے۔ اس کی شکایت ہے۔ کہ آریوں نے اسے تیس روپیہ ماہوار دینے کے اقرار پر شدھ کیا تھا۔ جس کو انہوں نے صرف ایک ماہ دے کر بند کر دیا۔ کیونکہ وہ کہتے ہیں۔ کہ تمہارے ذریعہ سانڈھن میں کوئی اور شدھ نہیں ہوا۔ معلوم نہیں یہ اس کا بیان کہاں تک درست ہے۔ مگر اس سے یہ تو ظاہر ہوتا ہے۔ کہ آریہ ان بے چارے مسلمانوں کا دین کیسے بگاڑتے ہیں۔ جناب امیر صاحب نے دین اسلام کی فضیلت اس کے اچھی طرح سے ذہن نشین کی۔ جس کے بعد اس نے باواز بلند کلمہ توحید پڑھ کر اپنے تمام گناہوں سے توبہ کی۔ اور ارکان اسلام بجا لانے کا اقرار کیا۔ بعدہٗ اس کی استقامت کے لئے حاضرین نے دعا کی۔ فقط

(شیخ یوسف علی۔ بی۔ اے۔ انسپکٹر۔ حلقہ آگرہ)

نظارت المال کا ایک ضروری اعلان

تمام زمیندار جماعتوں کی خدمت میں اس اعلان کے ذریعہ اطلاع کی جاتی ہے۔ کہ فصل خریف کے نکلنے کا وقت بالکل قریب آگیا ہے۔ عہدہ داران جماعت کو چاہیئے۔ کہ وہ ہر ایک زمیندار احمدی سے ہر قسم کے پیداشدہ جنس پر بشرح ۲½ سیر فی من چندہ وصول فرماویں۔ گذشتہ فصل بہ بعض وجوہات سے بہت کم غلہ وصول ہو سکا ہے۔ اس واسطے ضرورت ہے۔ کہ اس فصل پر اس کمی کو پورا کرنے کی

الفضل بسم اللہ الرحمن الرحیم

یوم سہ شنبہ - قادیان دارالامان مورخہ ۶ نومبر ۱۹۲۳ء

منتری بھارتیہ شدھی سبھا آگرہ کی کذب بیانی

آنور اور دیگر دیہات کے ملکانوں کے مسلمان ہونے کے متعلق

(از جناب چودھری فتح محمد خانصاحب - ایم - اے - امیر احمدی مجاہدین علاقہ آگرہ)

آریہ اخباروں کی کذب بیانی اس درجہ تک پہنچ چکی ہے - کہ مدت سے ہم نے ان لوگوں کی فضول گوئی کی طرف توجہ کرنا چھوڑ دیا ہے - کیونکہ اس میں سوائے تضیع اوقات کے اور کوئی فائدہ نہیں ہندو پبلک جس کو وہ دھوکہ دے کر روپیہ وصول کر رہے ہیں - ہماری بات سننے کے لئے تیار نہیں اور مسلم پبلک پر ان لوگوں کی دیدہ و دانستہ غلط بیانیوں کا کوئی اثر نہیں - لیکن اخبار "تیج" دہلی مورخہ ۲۴ر اکتوبر میں جو ہمارے اعلان متعلقہ آنور کی تردید چھپی ہے - اور یہی اعلان دوسرے آریہ اخباروں نے بھی بھارتیہ شدھی سبھا آگرہ کیطرف سے شایع کیا ہے - اس میں اس قدر جھوٹ اور دھوکہ دہی سے کام لیا گیا ہے - کہ اس کی تردید ضروری معلوم ہوتی ہے ؛

ہم منتری صاحب بھارتیہ ہندو شدھی سبھا کو یقین دلاتے ہیں - کہ آنور میں ملکانوں کے پچاس خاندان بتاریخ ۱۷ و ۱۸ر اکتوبر شدھی سے تائب ہو کر دوبارہ اپنے پرانے دھرم اسلام اور اپنی برادری ملکانہ میں شامل ہوئے ہیں - اور انہوں نے اس دن اپنے زنار توڑ کر آنور کی خانقاہ اور مسجد کے صحن میں بیٹھ کر اپنے مسلمان بھائیوں کے ساتھ کھانا پانی کیا - اور مسلمان سقوں سے پانی پیا - اور اسی دن سے آریہ پنڈت سے تعلق توڑ کر اپنے لڑکوں کو ایک مسلمان معلم کے حوالہ کر دیا ہے اور آنور کے تمام لوگ جو اسلام میں دوبارہ شامل ہوئے ہیں - ان کو میں نے خود مسجد میں جمع کر کے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کے معنے بیان کر کے سمجھائے - اور خوب اچھی طرح بت پرستی اور توحید - برہمن پرستی اور اخوت اسلام - دفن کرنا - اور جلانا - ختنہ کروانا اور نامختون رہنا - نیوگ اور نکاح وغیرہ وغیرہ تمام باتوں میں فرق بتلا کر ان کو ہندو دھرم اور اس کی روایات کے گند سے کلمہ طیبہ کی برکت سے صاف کیا - اور اس طرح ان لوگوں کو اللہ تعالےٰ کے فضل سے دوبارہ زندگی بخش اسلام دھرم میں شامل ہونے کی توفیق ملی - اور ان میں سے اکثروں نے اپنے آباء کی تعمیر کردہ مسجد میں جمعہ کے دن نماز بھی پڑھی - فالحمد للہ ؛

جب آنور کے ملکانے اشدھی سے تائب ہو کر دوبارہ اسلام میں داخل ہو رہے تھے تو آریہ پرچارک اس وقت جبکہ خانقاہ اور مسجد کے ساتھ جہاں ملکانوں کا قبرستان ہے - وہاں بیٹھ کر مسلمان مبلغوں کو اور ان ملکانوں کو جو مسلمان ہو رہے تھے - گالی گلوچ کرتے اور مار پیٹ کی دھمکیاں دیتے رہے - اور ایک آریہ پرچارک نے جس کا مجھے نام معلوم نہیں مگر عام مکاروں کی طرح گیروے کپڑے اور لمبے بالوں کی وجہ سے برہمچاری مشہور تھا - بہت ہی گند بکا - اور بیچارے ملکانوں کو ماں اور بہن تک کی گالیاں دیں - اور تمام ملکانہ قوم کو بار بار بے ایمان کہا - آریہ پرچارکوں کے اس شور و غوغا کی وجہ سے دو صد کے قریب مخالفین جمع ہو گئے - جس کی وجہ سے فساد کا خطرہ پیدا ہو گیا - اس لئے اس پرجوش وغضب ہندوؤں کے مجمع کو پولیس کی مدد سے بڑی مشکل سے منتشر کیا گیا - اور یہ عجیب وغریب برہمچاری جس کو اپنے جذبات پر ذرا بھی قابو نہ تھا چنڈالوں کی طرح گالی گلوچ کرتا ہوا گاؤں کی دوسری طرف چلا گیا - مگر حیرت ہے - آنور کے ملکانوں کے مسلمان ہونے پر باوجود آریوں کے اس قدر غیظ وغضب کا اظہار کرنے - اتنا شور و شر ڈالنے اور اتنی بدتہذیبی اور بے شرمی دکھانے کے کہہ دیا گیا ہے - کہ آنور میں ملکانوں نے ارتداد سے توبہ نہیں کی ؛

میں نے یہ بھی سنا ہے - کہ بلوٹھی اور رنگڑ بوٹھی کے لوگوں کی اسلام میں واپسی سے بھی آریہ اخباروں نے انکار کیا ہے - حالانکہ یہ ناقابل تردید حقیقت ہے - کہ وہ اشدھی سے توبہ کر کے اسلام میں داخل ہو چکے ہیں - چنانچہ باوجود ریاستی حکام کے دبانے کے اپنے ایمان پر اب تک قایم چلے آتے ہیں - اور اس سے دوسرے لوگوں پر سے بھی حکام کا جھوٹا رعب اٹھ رہا ہے ؛

درحقیقت اشدھی والوں کو یہ تمام کارروائی عام ہندوؤں کو اُلّو بنانے کے لئے کرنی پڑتی ہے - پہلے تو عوام کو قابو کرنے کے لئے یہ بات مشہور کی - کہ مسلمان ملکانے مسلمان نہیں بلکہ ہندو ہیں - تاکہ سناتنی ہندوؤں کو ان کے ساتھ کھان پان کرنے میں پرہیز نہ ہو - اور دوسری طرف سیاسی خیالات کے مسلمان آریوں کی اس کارروائی سے گھبرا نہ جائیں - پھر اس کے بعد محض جھوٹ موٹ یہ مشہور کر دیا - کہ ۴½ لاکھ مسلمان ملکانے شدھی کے لئے بیتاب ہو رہے ہیں - تاکہ متمول مگر بیوقوف بانیوں کے کیسے خالی کروائے جائیں - ادھر تو ہندوؤں سے روپیہ حاصل کرنے کے لئے یہ چال چلی - اور ادھر ملکانوں کو بہکانے اور خراب کرنیکے

لئے یہ دھوکا دیا گیا۔ کہ تمہاری ہندو برادری تمہیں واپس لینے اور اپنے ساتھ ملانے کے لئے تیار ہے۔ علاوہ ازیں ہندو زمینداروں اور ساہوکاروں کے دباؤ اور کچھ روپیہ کا لالچ دے کر اور بہت سی غنڈوں اور شہدوں کو ساتھ ملا کر ۵ اور ۶ ہزار کے درمیان ملکانوں کو بت پرستی اور برہمن پرستی کے گند سے ملوث کر دیا۔ اور ان کو گائے کا پیشاب اور گوبر کھلا کر ان ناشائستہ اور ناپاک افعال کو "شدھی" کے نام سے دنیا میں مشہور کر دیا۔ اور کہدیا۔ کہ ہم نے بتیس ہزار ملکانے اشدھ کر لئے ہیں ۔

ہم حیران ہیں۔ کہ ہندو قوم ان مفسدوں کی دھوکا دہی سے کب آگاہ ہوگی۔ اور کب ایسے مکار اور جھوٹے لوگوں کے وجود سے ہمارے ملک کو نجات ملے گی۔ اور کب ان نافہموں کی سمجھ میں آئیگا کہ روپیہ سے کسی قوم کا ایمان خریدنا ایک خطرناک غلطی ہے۔ گو اب آریوں کی دھوکہ دہیاں ظاہر ہو چکی ہیں اور شدھی ان کے لئے مصیبت کا باعث بن رہی ہے۔ اور چونکہ وہ لوگ جو ان کے پھندے میں پھنس گئے تھے۔ نکل رہے ہیں۔ اور یہ بات آریوں کے لئے موت سے کم نہیں۔ اس لئے ملکانوں کو ارتداد سے تائب ہوتے آنکھوں سے دیکھتے ہوئے بھی انکار کرتے اور اخباروں میں جھوٹے اعلان کراتے ہیں۔ کیونکہ وہ جانتے ہیں۔ کہ اگر ملکانوں کی اشدھی کے ٹوٹنے اور ان کے اسلام میں واپس داخل ہونے کا اقرار کیا گیا۔ تو شدھی کا تمام طلسم ٹوٹ جائیگا۔ اور ناواقف ہندوؤں کی وہ دولت جس کے ساتھ انہوں نے ۸ ماہ تک خوب ہولی کھیلی ہے۔ انہیں الگنی پڑیگی یا کم از کم آئندہ ان کی جیبوں میں آنا بند ہو جائیگی مگر ہم حیران ہیں۔ کہ اس حقیقت کو کب تک چھپایا جائیگا اور کب تک حقیقت پر پردہ ڈالا جائیگا۔ شدھی کا شور و شر ہندو لیڈروں کی طرف سے دوسرا دھوکا ہے۔ جو ہندوؤں کو دیا گیا ہے۔ اور اس کا بھی وہی انجام ہوگا جو سوراج کے سبز باغ دکھا کر دھوکہ میں رکھنے پر ہوا۔ سوراج کے حصول میں جو مایوسی ہوئی ہے اسی کا یہ نتیجہ ہے۔ کہ اب ہندو اور مسلمانوں میں جوتوں دال بٹ رہی ہے۔ اسی طرح جب اشدھی کے جھوٹے طلسم سے پردہ اٹھ جائیگا۔ اور ہندوؤں کو اپنے لیڈروں کے جھوٹ کا علم ہوگا۔ تو وہ اپنے سر پیٹ کر رہ جائیں گے ۔

ہندو مسلم اتحاد کے متعلق گورنر پنجاب کا لطیفہ

جن دنوں ہندو مسلمانوں کا وہ بناوٹی اتحاد جس کے اب پرخچے اڑ چکے ہیں۔ زور پر تھا۔ اس کے متعلق عجیب عجیب دلائل دیئے جاتے تھے۔ جن میں سے ایک یہ بھی تھا۔ کہ لفظ "ہم" میں ہ سے مراد ہندو اور م سے مراد مسلمان ہیں۔ جسطرح ہ اور م جڑے ہوئے ہیں۔ اسی طرح ہندو مسلمان متحد ہو چکے ہیں اور اب جدا نہیں ہو سکتے ۔

حال میں گورنر پنجاب نے اپنی ایک تقریر میں ہندو مسلم اتحاد کا ذکر کرتے ہوئے اس جدت طرازی پر عجیب لطیفہ کا اضافہ کیا۔ آپ نے فرمایا :-

"چند سال ہوئے۔ ہم دو حروف ہ اور م کے متعلق سنا کرتے تھے۔ کہ ان دونوں کے ملاپ سے لفظ ہم بنتا ہے۔ جس کے معنے تمام ملک کی دائے عامہ ہے۔ مگر باوجود ان تمام باتوں کے ہ اور م کچھ عرصہ تک اکٹھے رہنے کے بعد پہلے کی نسبت بھی ایک دوسرے سے زیادہ الگ تھلگ ہو گئے اس میں یہ غلطی تھی۔ کہ اس چھوٹی سی حرکت کو جسے ماہرین صرف و نحو فتح یا زبر کہتے ہیں اور جس کے بغیر دونو حروف محض الگ تھلگ رہتے ہیں۔ اسے فراموش کر دیا گیا تھا۔ دراصل غلطی یہ کی گئی تھی۔ کہ گورنمنٹ کو باہم ملانے اور قابو میں رکھنے کے اثر کو نظر انداز کر دیا گیا تھا "

(پرتاب ۳۱ اکتوبر)

جناب گورنر صاحب نے یہ لطیفہ کے رنگ میں ایسی مزیدار بات کہی ہے۔ جس کا لطف سوراج کے دلدادہ اصحاب ہی حاصل کر سکتے ہیں ۔

کیا یہ صحیح ہے

اخبار "ملاپ" ۲۹ر اکتوبر میں "سرحد کے ہندو ہجرت کر جائیں" کے عنوان سے ایک مضمون شائع ہوا ہے۔ جس میں سرحد کے ایک شہر کے ہندوؤں کے متعلق لکھا ہے۔ کہ "ان کی جبریہ قربانیوں نے انہیں ایک سبق سکھا دیا ہے۔ اور وہ پہلے کی نسبت زیادہ تجربہ کار ہو گئے ہیں۔ انہوں نے سمجھ لیا ہے۔ کہ عورتیں نفسانی خواہشات کے پورا کرنے کا ایک ذریعہ ہیں۔ وہ جانتے ہیں۔ کہ مسلمان ڈاکو سیدوں کے گھروں پر حملہ نہیں کرتے۔ اور ان میں داخل ہونا پاپ سمجھتے ہیں۔ اسلئے اب انہوں نے سیدوں سے مل کر اسبات کا انتظام کر لیا ہے۔ کہ ان کی بیویاں۔ انکی مائیں اور ان کی کنواری بیٹیاں مسلمان سیدوں کے گھروں میں راتیں گذاریں۔ اور رات کی تاریکی میں رضامندی سے یا اپنی مرضی کے خلاف مسلمان سیدوں اور ان کے لڑکوں کے ساتھ . . . . . کا ارتکاب کریں۔ چشم سرحدی ہندوؤں میں زیادہ تر بنئے ہیں۔ وہ ترازو میں تولنا خوب جانتے ہیں۔ اس لئے انہوں نے یہ بہتر سمجھا ہے۔ کہ اپنی عورتوں کی دائمی علیحدگی اور مفارقت سے بچنے کے لئے انہیں تاریک راتوں میں مسلمانوں کے گھروں میں سلادیں"

اگر یہ کہانی محض ہندوؤں میں کھلبلی پیدا کرنے کے لئے نہیں گھڑی گئی۔ تو مضمون نویس صاحب کو جو کہ مہابیر دل لاہور کے جنرل سیکرٹری ہیں۔ چاہیئے کہ ایسے لوگوں کا پتہ بتائیں۔ تاکہ ہندو مسلمان شرفا ملکر اس خرابی کا انسداد کر سکیں۔ بے سرو پا سنسنی خیز حالات پیش کرنا سوائے کشیدگی اور منافرت میں اضافہ کے کوئی فائدہ نہیں دے سکتا۔ اور خواہ مخواہ اہل ملک اور گورنمنٹ کیلئے ہندو پبلک کو چاہیئے۔ کہ آریہ اخبارات کی اس قسم کی خبروں پر فوراً یقین نہ کر لیا کرے۔ کیونکہ خود ان اخبارات کو اعتراف ہے۔ کہ انمیں غلط اور بے سرو پا خبریں بھی شائع ہو جاتی ہیں۔ جیسا "ملاپ" نے حال میں ہی لکھا ہے ۔

(بسم اللہ الرحمن الرحیم)
نحمدہ و نصلے علٰے رسولہ الکریم

خطبہ جمعہ

اسماءِ مسیح موعود کے مظہر بنو
اقوام عالم کیلئے صلح کی شہزادے بنو

از حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالٰے

۲۶- اکتوبر ۱۹۲۳ء

سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

عالم صغیر

صوفیاء کہتے ہیں۔ کہ انسان عالم صغیر ہے۔ یعنی دنیا میں جو کچھ نظر آتا ہے اللہ تعالٰے نے ان تمام چیزوں کا نقشہ انسان کی ذات میں جاری کیا ہے۔ دنیا میں جس قدر کاروبار ہو رہے ہیں۔ وہ سب کسی نہ کسی رنگ میں انسان کی ذات میں نظر آ رہے ہیں۔ چاند۔ سورج ستارے اور دیگر کرے یہ عالم کبیر کہلاتے ہیں۔ یعنی حجم کے لحاظ سے انسان سے بڑے ہیں۔ مگر یہ تمام چیزیں چھوٹے پیمانے پر انسان میں پائی جاتی ہیں گویا انسان تمام کائنات کا فوٹو ہے۔ اسی کے اندر سورج ہے جو اپنے فیض سے اور اپنی شعاعوں سے منور کرتا ہے اسی میں چاند ہے۔ جو سورج سے روشنی لیکر نور تقسیم کرتا ہے۔ پھر انسان میں زمین کی قوت بھی پائی جاتی ہے۔ اس زمین پر آرام کیا جاتا ہے۔ اس سے وہ چیزیں نکلتی ہیں۔ جو راحت اور زندگی کا موجب ہیں اس سے ایسے درخت پیدا ہوتے ہیں۔ جو پھیلتے ہیں اور ان کے سائے میں آرام حاصل ہوتا ہے۔ بعض ایسی بیلیں پیدا ہوتی ہیں۔ جو لپٹی رہتی ہیں۔ اس میں چشمے نکلتے ہیں۔ جن سے دنیا سیراب ہوتی ہے۔ پھر انسان میں علوم کے پہاڑ بھی بلند ہوتے ہیں ؛

انبیاء عالم صغیر ہوتے ہیں

غرض عالم کبیر کا کوئی نقشہ نہیں۔ جو اس میں نہ ہو۔ صوفیاء کی یہ بات بہت لطیف ہے۔ اور جو ان کی غرض کو سمجھے وہ اس سے لذت حاصل کر سکتا ہے۔ مگر میں کہتا ہوں کہ جس طرح انسان عالم صغیر ہے۔ اسی طرح کسی جماعت کی درستی کرنے کے لئے جو انبیاء آتے ہیں۔ وہ آیندہ اُمت کے لئے عالم صغیر ہوتے ہیں جو اس نبی میں ہوتا ہے۔ وہ آیندہ اُمت میں ظاہر ہوتا ہے۔ یہاں یہ خیال نہیں کرنا چاہیئے کہ جب نبی عالم صغیر ہوتا ہے تو گویا اسکا کم درجہ ہُوا۔ کیونکہ یہاں جب صغیر کا لفظ استعمال ہوتا ہے تو وہ حجم کے لحاظ سے ہوتا ہے۔ ورنہ حقیقت کے لحاظ سے یہ بات نہیں۔ حقیقت تو یہ ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق آتا ہے۔ لولاک لما خلقت الافلاک۔ اور نبی کریم کی شان کی تو کیا بات ہے۔ آپ کے [illegible] بھی مسیح موعود کو انہی الفاظ میں خطاب کیا گیا ہے جیسا کہ حضرت مسیح موعود کو یہی الہام ہُوا۔ پس کبیر اور صغیر حجم کے لحاظ سے ہے۔ ورنہ وہ سب کچھ نبی میں ہوتا ہے۔ جو اُمت میں پایا جاتا ہے ؛

نبی کی صفات اُمت میں ظاہر ہوتی ہیں

پس انبیاء عالم صغیر ہیں اور وہ اپنی اُمت کے لئے آئینہ کی طرح ہوتے ہیں۔ نبیوں کے مدارج آئندہ ان کی اُمت میں پائے جاتے ہیں۔ اور انہی میں ان کا ظہور ہوتا ہے۔ اور جو اس نبی سے تعلق قطع کر لیتے ہیں۔ وہ ان مراتب اور مدارج سے محروم ہو جاتے ہیں۔ پس ہر ایک اُمت جو قایم کی جاتی ہے۔ یا جو کسی مامور کے ذریعہ اصلاح حاصل کرتی ہے۔ اس کا فرض ہے۔ کہ وہ اس بات کو سوچے۔ کہ ہمارے نبی یا مامور کے کیا نام رکھے گئے ہیں کیونکہ وہ نام ہمارے اندر وسیع طور پر ظہور کرینگے نبی میں وہ بیج کی طرح ہوتا ہے۔ مگر ہم میں درخت کی طرح ہوگا۔ یہاں بھی یہ نکتہ ملحوظ رکھنا چاہیئے۔ کہ بیج میں بھی جو قوت نامیہ ہوتی ہے۔ وہ درخت میں نہیں ہوتی۔ اس لئے یہ نہیں کہہ سکتے۔ کہ بیج درخت کے مقابلہ میں ادنٰی ہے۔ اصل بیج ہی ہوتا ہے۔ اور وہ پھیل کر درخت کی شکل اختیار کر لیتا ہے۔ اسی طرح دیکھو۔ دریا کا پاٹ جہاں زیادہ چوڑا ہوتا ہے۔ وہاں بہاؤ کمزور ہوتا ہے۔ اور جہاں تنگ ہوتا ہے۔ وہاں زور کا ہوتا ہے۔ وجہ یہ کہ چوڑی جگہ میں پانی پھیلا ہُوا ہوتا ہے۔ اور تنگ جگہ اکٹھا ہوتا ہے۔ اور طاقت زیادہ جمع ہوتی ہے۔ اسی طرح نام یا صفت جس سے کوئی مامور اور نبی مخاطب کیا جاتا ہے جب نبی کی ذات میں ہوتی ہے۔........تو پوری قوت سے ہوتی ہے۔ گو پیمانے کے لحاظ سے مختصر ہو۔ مگر قوت میں زیادہ ہوتی ہے۔ اور اُمت میں چونکہ وہ صفت پھیل جاتی ہے۔ اس لئے اس میں زیادہ وسعت ہو کر مقابلتہً کمزوری پیدا ہو جاتی ہے ؛

نبی کے نام رکھنے کی غرض

تم کو یہ غور کرنا چاہیئے۔ کہ جس نام سے اس نبی کو مخاطب کیا گیا جس نے تمہاری اصلاح کی ہے۔ اس سے خدا تعالٰے کا منشاء یہ ہے۔ کہ تم وہ صفات اپنے اندر پیدا کرو۔ جو اس نام میں پائی جاتی ہیں۔ میں نے جو یہ کہا ہے۔ کہ خدا کا منشا یہ ہوتا ہے۔ کہ نبی کی اُمت کے لوگ اس کی صفات کے مظہر بنیں۔ تو اُس کا مطلب یہ ہے۔ کہ خدا نبی کی مختلف صفات کا مظہر مختلف لوگوں کو بناتا ہے۔ اور انہیں وہ صفات مختلف رنگوں میں ظاہر ہوتے ہیں۔ کسی حصہ اُمت کو کسی صفت کا مظہر بناتا ہے۔ اور کسی کو کسی حصہ کا۔ یوں خدا یہی چاہتا ہے۔ کہ سب ان صفات کے مظہر بن جائیں ؛

پس جو وعدے کسی مامور سے ہوتے ہیں۔ وہ کچھ کسی حصہ میں پورے ہو جاتے ہیں۔ اور کچھ دوسرے حصہ میں۔ اور ایک جماعت ان وعدوں کی مظہر ہو جاتی ہے۔ گو خدا تو چاہتا ہے۔ کہ سب مظہر بن جائیں۔ مگر سب نہیں ہوتے۔ ہاں اس نبی کی جماعت کا کوئی نہ کوئی

حضہ ان وعدوں کا مظہر اور حامل ضرور ہوتا ہے۔ اگر نہ ہو۔ تو اس کے معنے یہ ہونگے۔ کہ خدا نے عبث طور پر اس کا وہ نام رکھدیا۔ جس کا مصداق کوئی نہیں ہو سکتا۔ مگر جو نام خدا تعالےٰ کسی نبی کے رکھتا ہے۔ ان کے مظہر ضرور بناتا ہے۔ اور ہر ایک نبی کی جماعت کا فرض ہے۔ کہ اس بات پر غور کرے۔

نبی کریم کا مظہر اتم

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے خدا تعالیٰ نے بہت سے نام رکھے ہیں۔ مگر اب جبکہ مسلمان بگڑ گئے۔ اور خدا تعالیٰ ان ناراض ہو گیا تو انکی اصلاح کے لئے اُسنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک مظہر اتم کو آپ کے سب نام دیئے اور انکی وہ تشریح دی جو اب خدا تعالیٰ پھیلانا چاہتا ہے۔ پس ہماری جماعت کا فرض ہے کہ وہ ان ناموں پر غور کرے اور ان پیشگوئیوں کو پورا کرنیکی کوشش کرے۔

صلح کا شہزادہ

حضرت مسیح موعود کو جو نام دیئے گئے ہیں ان میں سے ایک نام صلح کا شہزادہ بھی ہے۔ اور جیسا کہ میں نے بتایا ہے ہمیں وہ بیج مخفی ہے جسکا مظہر جماعت نے بننا ہے۔ اور جب حضرت مسیح موعود کو صلح کا شہزادہ قرار دیا گیا ہے تو اسکے یہ معنے ہیں کہ آپ میں وہ بیج رکھا گیا جو آپ کی جماعت میں ظاہر ہوگا۔ اور آپ کی جماعت دنیا کے کسی فساد عظیم کے وقت صلح کرائیگی۔ بیج کے طور پر یہ بات حضرت مسیح موعود میں ہی پائی جاتی تھی مگر درخت کے طور پر آپ کی جماعت میں ظاہر ہوگی۔

فتح کا سہرا کون لے گا

یہاں کسی کو یہ غلطی نہ لگے کہ ہمارا نام تو نہیں لیا گیا کہ ہمارے ذریعہ کام ہوگا اسلیئے ہم کیوں اس فکر میں پڑیں۔ یہ بات نہیں۔ اصل کام سے بے پروا نہیں کر سکتی کیونکہ اگر یہ نہیں بتایا گیا کہ تمہارے ذریعہ یہ کام ہوگا تو تمہیں یہ بھی تو نہیں بتایا گیا کہ تمہارے ذریعہ یہ کام نہیں ہوگا۔ کہتے ہیں کوئی میراثی تھا اور کچھ کام نہیں کیا کرتا تھا۔ ایسا ہوا کہ ملک میں کوئی بڑی لڑائی شروع ہو گئی جس میں ہر قسم کے لوگ بھرتی کئے جاتے تھے جیسا کہ گزشتہ جنگ کے وقت ہوتا تھا اسکی بیوی نے اسے کہا کہ تم بھی فوج میں بھرتی ہو جاؤ۔ اس نے جواب دیا کہ یہ مجھے مت کہو۔ کیا تم یہ چاہتی ہو کہ میں مرجاؤں۔ اسکی بیوی نے کچھ دانے لیئے اور پیسنے لگی جب پیس چکی تو اسکو دکھایا کہ دیکھو باوجود چکّی کے دونوں پاٹوں میں سے گذرنے کے کچھ دانے ایسے ہیں جو نہیں پسے اور جب چکّی میں سے کچھ دانے سلامت نکل سکتے ہیں تو لڑائی تو ایسی نہیں ہوتی کہ جس میں سب ہی مرجائیں۔ اس میں باقی رہنے والوں کی مرنیوالوں سے زیادہ تعداد ہوتی ہے۔ پس تم بھرتی ہو جاؤ۔ میراثی نے کہا کہ تو مجھے انہیں میں سے کیوں نہیں سمجھتی جو لڑائی میں مرجاتے ہیں۔ اور وہ دانہ کیوں نہیں قرار دیتی جو پس جاتا ہے۔

تو جن لوگوں نے کام نہیں کرنا ہوتا۔ وہ صاف اور سیدھی بات میں بھی حجت پیدا کر لیا کرتے ہیں۔ اگر تم کام کرنا چاہو تو یہ سوال ہی پیدا نہیں ہو سکتا کہ ممکن ہے اس خطاب کے مستحق ہم نہ ہوں کیونکہ اگر یہ نہیں معلوم تو یہ بھی تو نہیں معلوم کہ ممکن ہے تم ہی اس کے مستحق ہو۔ اور ممکن ہے کہ یہ مقام تمہارے ہی مقدر میں ہو۔

فساد کے مصلح تم ہو

پس یاد رکھو کہ تمہیں اس غرض سے بنایا گیا ہے کہ تم دنیا میں امن پیدا کرو۔ اس وقت ہم دنیا میں ہر طرف لڑائی دیکھتے ہیں اور فساد برپا پاتے ہیں۔ ممکن ہے کہ اس لڑائی میں صلح کا انعام اور اس فساد کے فرو کرنے کی عزت ہماری اس نسل کو ملے یا ہماری آئندہ نسل کو۔ مگر یہ ضرور ہے کہ ملے گی مسیح موعود ہی کی جماعت کو۔ پس میں نصیحت کرتا ہوں کہ ہماری جماعت کے لوگ حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس الہام کو مدنظر رکھتے ہوئے اس حقیقت اور اس نکتہ پر غور کریں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وقت میں افراد کو جمع کیا گیا۔ اور آپ نے ان کے سامنے صلح پر زور دیا۔ اور اس طرح صلح کرانے کی بنیاد رکھی اب اس جماعت کا جسے اس مامور کے ہاتھ پر جمع کیا گیا ہے یہ کام ہے کہ اقوام میں صلح کرائے۔ اور ممکن ہے یہ کام تمہاری اسی موجودہ نسل ہی سے لیا جائے۔

دشمنوں کے لیئے مہربان بنو۔

پس میں تمہیں یہ نہیں کہتا کہ آپس میں نہ لڑو۔ میں تمہیں یہ نہیں کہتا کہ ایک بھائی دوسرے بھائی کے خلاف زبان درازی نہ کرے۔ میں تمہیں یہ نہیں کہتا کہ بڑے چھوٹوں پر شفقت کریں اور چھوٹے بڑوں کا ادب کریں۔ میں تمہیں یہ نہیں کہتا کہ خاوند بیوی سے اور بیوی خاوند سے نہ لڑے۔ میں تمہیں یہ نہیں کہتا کہ بھائی بہن سے اور بہن بھائی سے نہ لڑے۔ اور میں تمہیں یہ بھی نہیں کہتا کہ اپنے بچوں سے پیار اور شفقت کا سلوک کرو۔ بلکہ میں تمہیں وہی کہتا ہوں جس کا حضرت مسیح ناصری نے ارادہ ظاہر کیا تھا کہ تم اپنے دشمنوں کے لیئے مہربان اور دنیا کے لیئے امن قائم کرنیوالے ہو۔ مگر اسپر عمل نہ کرا سکے۔ اور ان کی جماعت اسکی مصداق نہ بنی۔ حضرت مسیح ناصری نے خیال کیا تھا کہ شاید وہی امن کا شہزادہ کے خطاب کے مخاطب اور اس بشارت کے مستحق ہیں اسلیئے انھوں نے اپنے ماننے والوں کو یہ کہا مگر انکی قوم تو جنگ کی بانی ہوئی۔ درحقیقت یہ انکے لئے بشارت نہ تھی بلکہ ان کے عظیم الشان مثیل کیلئے تھی جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا بھی مظہر تھا۔ پس خدا نے مسیح موعود کی جماعت کیلیے چاہا کہ وہ دشمنوں میں صلح کا موجب ہو خواہ دشمنوں کی کتنی ہی زیادہ اور اس جماعت کی کتنی ہی قلیل تعداد ہو۔ یہ زمانہ اپنے فسادات کی کثرت کے لحاظ سے پہلے زمانوں سے بڑھا ہوا ہے۔ قوم پر قوم نے چڑھائی کی ہوئی ہے۔ ملک پر ملک چڑھائی کر رہا ہے۔ ہر ایک مذہب والا چاہتا ہے کہ دوسرے مذہب والے کو فنا کر دے۔ اگر ہر ایک مذہب والے کی یہ خواہش ہوتی کہ چونکہ اس کے پاس صداقت ہے۔ اور دوسروں کے پاس نہیں اسلیئے صرف وہ قائم رہے دوسرے مٹ جائیں تو یہ خواہش بُری نہ تھی بلکہ قدر کے لائق تھی مگر جن مذاہب میں ذاتی زندگی کے آثار نہیں جنمیں کوئی خوبی نہیں جنمیں صداقت نہیں

وہ چونکہ چاہتے ہیں کہ سلامت رہیں اور دوسرے مٹ جائیں تو اس حال میں ان کی یہ خواہش قدر کے لائق نہیں۔ بلکہ نفرت کے لائق ہے۔ کیونکہ قومیں ضد سے چاہتی ہیں کہ اپنے سے غیر کو فنا کر دیں۔ نہ اسلئے کہ ان کے پاس صداقت ہے۔ اسلئے وہ غیر کو فنا کرکے اس صداقت پر قائم کرنا چاہتی ہیں۔

ہندو اور وید

اگر ہندو سمجھتے کہ ان کے مذہب میں چونکہ صداقت اور خوبی ہے اسلئے اس سے دنیا حصہ لے اور اپنے مذاہب کو جو صداقت سے خالی ہیں چھوڑ دے تو میں ان کے اس خیال کی قدر کرتا۔ خواہ اس خیال کو صحیح نہ تسلیم کرتا لیکن میں جانتا ہوں انکا یہ خیال ہرگز نہیں ہے۔ اگر انکا خیال یہ ہوتا تو سارے ہندوستان کی پڑھی لکھی قوموں کو چھوڑ کر جاہل اور ان پڑھ لوگوں کے پیچھے کیوں دوڑے پھرتے۔ پھر ہندو قوم کی عملی حالت سخت ابتر ہے۔ وہ ہندو لیکچرار جو سٹیج پر کھڑے ہو کر ویدک دھرم کی تعریف اور ستائش میں زوردار لیکچر دیتے ہیں۔ اور ایم۔ اے اور بی۔ اے ہیں تجارت اور ملازمت اور دیگر کاروبار میں تو سرگرم اور محو ہیں مگر وید سے سراسر غافل ہیں انکو نہیں معلوم ویدوں میں کیا ہے اور عملی زندگی کے متعلق وید کیا تعلیم دیتے ہیں۔ دنیا میں فائدہ پہنچانے والے علوم میں وہ اپنی عمریں صرف کرتے ہیں۔ ان کے لئے بڑی بڑی محنتیں کرتے ہیں مگر وید کی شکل تک سے واقف نہیں ہوتے۔ وید کا اگر ذکر ہوتا ہے تو سٹیج پر اور باقی تمام زندگی کے شعبوں میں ویدوں کی تعلیمات کا خیال تک نہیں کیا جاتا۔ اگر وہ فی الواقع ویدوں کو روحانیت کا سرچشمہ سمجھتے۔ ساری خوبیوں اور صداقتوں کا حامل یقین کرتے۔ تو کیوں اسکے پڑھنے پڑھانے کی کوشش نہ کرتے مگر وہ ایسا نہیں کرتے۔ اس حال میں انکو کوئی نیک نیت کس طرح خیال کر سکتا ہے۔

اس سے معلوم ہوا کہ ان کی جنگ ویدوں کیلئے نہیں۔ وید کیا ہیں قومی لڑائی شروع کرنے کا آلہ ہیں جنکا نام لیکر ہندو قوم کے ناواقفوں اور بے خبروں میں ایک جوش اور ہیجان پیدا کیا جاتا ہے۔ وید قومی لڑائی برپا کرنے کی رسی ہیں جن سے ایک قوم باندھی جاتی ہے اور لڑائی شروع کی جاتی ہے۔ اس سے وید مقصود نہیں بلکہ ہندو قوم کو ایک سیاسی نقطہ پر جمع کرنا مقصود ہے۔

انجیل اور عیسائی

اسی طرح اگر عیسائی انجیل کو سمجھتے۔ کہ وہ حق و حکمت کا سرچشمہ ہے اور دنیا کے لئے باعث نجات و فلاح ہے اور اسلئے دنیا کو انجیل کی طرف بلاتے تو میں ان کے اس جذبہ کو قدر کی نظر سے دیکھتا اور ان کی تحسین کرتا۔ گو میں جانتا کہ یہ ان کی کوشش غلط ضرور ہے مگر میں دیکھتا ہوں کہ عیسائیوں میں دہریہ بھی شامل ہیں جو انجیل پر ہنسی اڑاتے اور تمسخر کرتے ہیں اور جو انجیل کو ماننے کا دعوی کرتے ہیں وہ نہ انجیل کی تعلیم پر عمل کرتے۔ نہ عمل کرنا چاہتے۔ اور نہ عمل کر سکتے ہیں۔ اگر ان میں جوش ہے تو اسلئے کہ یہ جھنڈا عیسائیت کا ہے۔ وہ انجیل کو عمل میں ناقابل عمل سمجھتے ہیں لیکن انکی خواہش یہ ہے کہ وہ ایک جھنڈے کے نیچے رہیں۔ اور لوگ چونکہ کسی اور طرح جمع نہیں ہو سکتے اسلئے وہ انجیل کا نام لیتے ہیں۔

اسی طرح دوسری قوموں کے مبلغ اگر اس اصول کے ماتحت کام کریں کہ خدا کی محبت دنیا میں پھیل جائے تو قابل قدر بات ہے۔ مگر غور کرکے دیکھو تو یہ جذبہ انمیں مفقود ہے۔

سکھ اور باوا نانک رح

سکھ مبلغ بھی دنیا میں تبلیغ کیلئے نکلے ہیں لیکن جب ہم گرو نانک رح کے اعمال پر غور کرتے ہیں۔ اور پھر سکھوں کے طریق عمل کو دیکھتے ہیں تو دونوں میں فرق عظیم نظر آتا ہے۔ گرو نانک صاحب کے اعمال پر غور کیا جاتا ہے تو معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے حج بھی کیا۔ روزے بھی رکھے۔ نماز بھی پڑھتے تھے۔ اور خدا تک پہنچنے کا صحیح راستہ اسلامی طریق عبادت ہی کو سمجھتے تھے۔ وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو مانتے تھے۔ اور اسلام پر عمل کرنیکو کامیابی کا ذریعہ یقین کرتے تھے مگر کیا یہ تعجب کی بات نہیں کہ جو لوگ سکھ مذہب کی طرف دنیا کو دعوت دیتے ہیں وہ خود اپنے بانی کے اعمال سے اتنے دور اور بیگانہ ہیں۔

جماعت احمدیہ

پس اسوقت صرف ایک ہی جماعت ہے جو محض دین اور صرف دین کیلئے سرگرم عمل ہے۔ باقی جسقدر جماعتیں ہیں وہ سب کی سب سیاست کے لئے ساعی اور کوشاں ہیں۔ اور وہ جماعت مسیح موعود کی جماعت ہے۔ اس نکتہ کو ملحوظ رکھ کر غور کیا جائے تو سوائے ہماری جماعت کے مذہبی جماعت اور مذہب کیلئے کام کرنے والی جماعت اور کوئی نظر نہیں آتی۔

مسلمان اور قرآن

اگر مقابلہ میں لاکر باقی مسلمانوں کو بھی دیکھا جائے تو معلوم ہوگا کہ عمل کے لحاظ سے وہ بھی پیچھے ہیں۔ انکا شور اور جوش و خروش مذہب کے لئے نہ تھا۔ خلافت کے لئے لیکچر ہوتے تھے مگر عمل نہیں ہوتا تھا۔ بیسیوں خلافت کے عہدہ دار تھے جو مذہب مذہب پکارتے تھے مگر قرآن کریم پڑھنے تک کی انکو فرصت نہیں ہوتی تھی۔ ہندوستان کے سوشیل لیڈر سر سید احمد خان صاحب کے متعلق آتا ہے کہ ان سے پوچھا گیا آپ نماز کیوں نہیں پڑھتے تو جواب ملا کہ قومی کاموں سے مجھے فرصت نہیں ہے۔

مذہب کا مرکز جماعت احمدیہ ہے

پس مذہبی دنیا میں اگر مذہب کا مرکز اور مذہب کے لئے جان توڑ کوشش کرنے والی اور مذہب کے لئے تکالیف برداشت کرنے والی کوئی جماعت ہے تو وہ صرف ہماری ہی جماعت ہے۔ اگر مذہبی دنیا میں کوئی تغیر ہو سکتا ہے اور صلح عظیم کسی جماعت کے ذریعہ ظہور میں آسکتی ہے تو وہ ہماری ہی جماعت ہے۔ کیونکہ باقی جس قدر جماعتیں ہیں وہ صلح کے سرچشمہ سے جو خدا تعالیٰ ہے۔ دور ہیں۔ وہ فرزند کیسے جمع ہو سکتے ہیں جو باپ سے تعلق نہ رکھتے ہوں۔ ماں باپ کا ہی تعلق ہے جو بیٹوں کو جمع کر سکتا ہے۔ دیکھو جب حضرت موسیٰ ہارون سے خفا ہوئے اور انکی ڈاڑھی پر ہاتھ ڈالا تو ہارون نے کیا کہا۔ یہی کہ اے میری ماں کے بیٹے میری ڈاڑھی نہ پکڑ۔ اگر جڑ کو نہ پکڑا جائے تو شاخ کیسے ہاتھ آ

صلح کرانے کی تیاری کرو

پس جنھوں نے روحانی باپ خدا کو چھوڑ دیا۔

وہ کیسے صلح دنیا میں پھیلا سکتے ہیں۔ دنیا میں محبت خدا ہی کے رشتہ سے ہو سکتی ہے۔ جب خدا کو درمیان سے ہٹا لیا جائے۔ تو محبت پیدا کرنے کا کوئی ذریعہ باقی نہیں رہ جاتا۔ اسی تعلق کو پیدا کرنے کے لئے خدا تعالےٰ نے مسیح موعود کو مبعوث کیا اور اس کو صلح کے شہزادے کا خطاب دیا۔ مسیح موعود میں یہ بات بیج کے طور پر تھی۔ جو اب تم میں پھیلیگی اور تمہارے ہی ذریعہ صلح پھیل سکتی تھی۔ تمہیں اس کے مطابق اپنی زندگی بنانا چاہیئے۔ اگر تم ابھی سے اس کے لئے تیاری نہ کروگے۔ تو جب کام کرنے کی ضرورت پیش آئیگی۔ تم ناقابل ثابت ہوگے۔ اور کچھ نہ کر سکوگے اور اگر آج سے مشق کروگے۔ تو وقت پر کام کر سکوگے۔ پس جب تم اس نکتہ کے ماتحت غور کروگے تمہاری امنگیں بدل جائینگی۔ خیالات بدل جائیں گے۔ علوم بدل جائینگے۔ چاہیئے کہ تم کوشش کرو۔ کہ تم اس نام کے مظہر ہو۔ جس کا مسیح موعود سے وعدہ کیا گیا ہے۔ پس میری یہ نصیحت ہے۔ کہ تم ایک مقصد کے لئے پیدا کئے گئے ہو۔ جو یہ ہے۔ کہ تم دنیا کے فساد کو دور کرو۔ اور دنیا میں صلح کراؤ۔ تاکہ دنیا کو پتہ لگ جائے۔ کہ مسیح موعود محض بھائی کو بھائی بنانے نہیں بلکہ دشمن کو بھائی بنانے آیا تھا ٭

سالانہ جلسہ کے متعلق وعدے

جن جماعتوں کی طرف سے تاحال جلسہ سالانہ کے وعدے موصول نہیں ہوئے۔ ان کی خدمت میں نہایت تاکید سے عرض کی جاتی ہے۔ کہ وہ اپنے وعدوں سے دفتر ناظر بیت المال کو بواپسی مطلع فرماویں اور بقایا دران وبجٹ فارم کے ہر دو نقشہ مرسلہ کی خانہ پری بھی مطابق ہدایات مطبوعہ کرکے بھیج دیں۔ اگر ان فارموں کے ارسال کرنے میں حساب نہ طیار ہونے کی وجہ سے دیر ہو۔ تو کم از کم جلسہ سالانہ کے وعدے سے بواپسی اطلاع کی جاوے۔

ناظر بیت المال قادیان

جماعت احمدیہ اور اشاعت اسلام

خیری صاحب کی شرمناک بدظنی

کبھی کبھی بھاٹک حبش خاں دہلی سے آواز اٹھتی ہے۔ جس میں اپنی ناکامی اور نامرادی پر رونا اور احمدیت کے خلاف بغض وحسد کا اظہار ہوتا ہے۔ چنانچہ حال میں وہ زمیندار مورخہ ۱۹ اکتوبر ۱۹۲۳ء میں ڈاکٹر احمد شکری بے و ڈاکٹر منصور رفعت کے پردہ میں پھر اٹھی ہے۔ جس میں وہی الفاظ دہرائے گئے۔ جو تیرہ سو سال ہوئے۔ کہ غریب عربوں کے متعلق کہے گئے تھے۔ مگر زمانہ نے دیکھ لیا۔ کہ عرب کے بدوؤں نے وہ کچھ کر دکھایا۔ جس کے کرنے سے تمام دنیا کے بادشاہ فلسفی و رہبان عاجز تھے۔ مگر افسوس کہ اندھی دنیا نے نہ دیکھنا تھا نہ دیکھا۔ خدائے رحیم نے اپنے دعویٰ یسبح للّٰہ ما فی السمٰوٰت وما فی الارض الملک القدوس العزیز الحکیم کا ثبوت بعث فی الامیین رسولًا منہم یتلوا علیہم آیاتہ ویزکیہم ویعلمہم الکتاب والحکمۃ وان کانوا من قبل لفی ضلال مبین میں دیا۔ اور وہ نبیؐ مبعوث فرما کر عربوں کی اکھڑ قوم کو ترقی کے معراج پر پہنچا کر دنیا کی رہنمائی اور ہدایت کا موجب بنا دیا ٭

خواجہ کمال الدین صاحب و ماسٹر صدر الدین صاحب کے متعلق تو ان کے امیر صاحب جواب دینگے۔ مگر ہم اپنے متعلق محمد عبد الغفار صاحب الخیری کو بتلائے دیتے ہیں کہ ہمارا وجود اور ہمارے کام اُمّت محمدیہ کے درخشندہ گوہر جری اللّٰہ فی حلل الانبیاء حضرت مسیح موعودؑ کی صداقت کی دلیل ہیں۔ جو کہ خدا کے مرسل اور اس کی تعلیم کے نتیجہ میں ظاہر ہوئے۔ کہ جو آخرین منہم لما یلحقوا بہم کی مصداق جماعت کی تعلیم کے لئے اس ظلمت کے زمانہ میں مبعوث ہوا ٭

عربوں کے مخالفوں کے پاس تو کوئی کامل ہدایت نامہ نہ تھا۔ مگر افسوس کہ حامل قرآن قوم مذکورہ بالا آیات کو پڑھتے ہوئے بھی وہی الفاظ دہراتی ہے اللّٰہ تعالےٰ الخیری صاحب کی آنکھیں کھولے۔ اور حق کی قبولیت کی توفیق عطا فرمائے۔ آپ خود اقرار کرتے ہیں۔ کہ یہ غلامان مسیح موعود کے حصہ میں ہی آیا ہے۔ کہ وہ ہر گوشۂ دنیا میں اسلام کی تبلیغ و اشاعت میں کوشاں اور بڑے بڑے تیکدوں میں خانۂ خدا کی تعمیر کرکے نعرۂ تکبیر لگانے کے لئے بلند مینار بنا رہے ہیں۔ مگر افسوس کہ شکری بے و منصور رفعت کی قوم اور بادشاہان اسلام کو اس کام سے عاجز پا کر آپ کا نفس آپ کو سوء ظن کی طرف لے گیا۔ کاش کہ آپ تقویٰ سے کام لیتے۔ اور حسن ظنی کو جس کے بغیر آپ کسی نبی کو نہیں مان سکتے اپنا شیوہ بنا کر اس معیار صداقت سے فائدہ اٹھاتے۔ کیونکہ اولی الالباب کے لئے یہی ذریعہ ہدایت ہے ٭

میں آپ کو بتائے دیتا ہوں۔ کہ اس مرسل یزدانی امام ربانی حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی جماعت کے غربا ایمان کی دولت سے مالا مال ہیں۔ اور زندہ خدا و زندہ قرآن اور زندہ نبی کے نشانات نے انہیں یقین کے اس مقام پر پہنچا دیا ہے۔ کہ اس جماعت کے غریب و نادار مرد و عورتیں وہ روح قربانی اپنے اندر رکھتے ہیں۔ کہ آپ کے امراء و علماء کو بہ سبب کمزوری ایمان و یقین نصیب نہیں۔ اور اس جماعت کا روپیہ ایسی امین جماعت کے ہاتھوں بہ جاتا ہے کہ ایثار و قربانی و تقوےٰ میں اپنی نظیر آپ ہے۔ پس جس مصرف کے لئے روپیہ جمع ہوتا ہے۔ اسی پر خرچ ہوتا ہے۔ نہ کہ ہوٹلوں کی دعوتوں اور موٹروں کی سیروں پر۔ بہرحال ہماری ایک منتظم جماعت ہے۔ اور اس کے دفاتر کھلے اور باقاعدہ حسابات موجود ہیں۔ اور اگر آپ اپنی ہدایت کے لئے دیکھنا چاہیں تو دیکھ سکتے ہیں۔ کہ خدا کے فضل و رحم کے ساتھ ہم تبلیغ و اشاعت اسلام کے لئے کسی گورنمنٹ کی امداد کے محتاج نہیں۔ ہم تو وہ گدائے بے نوا ہیں کہ کسی کے آگے ہمارا دست سوال دراز نہیں ہوتا۔ باقی رہا یہ کہ ہم گورنمنٹ کے وفادار ہیں۔ صرف یہی نہیں۔ بلکہ جس ملک میں ہماری جماعت موجود ہے

وہ اپنے خدا اور رسول کے حکم کے ماتحت اپنی اپنی گورنمنٹ کی وفادار ہے۔ کیونکہ باغی و مسلم دو متضاد لفظ ہیں۔ مگر ہم آپ کو یقین دلاتے ہیں کہ یہ وفاداری کسی ذاتی غرض یا گورنمنٹ پر احسان کرنے کے خیال پر مبنی نہیں۔ بلکہ ہم یقین رکھتے ہیں۔ کہ اس گورنمنٹ کی خوش نصیبی ہے۔ کہ اس کے ملک کو خدا نے اپنے مسیح کے لئے چن لیا۔ اور حضرت مسیح موعودؑ کو خدمت و حفاظت کرنے کا جو موقعہ اس گورنمنٹ کو دیا ہو یہ اسی کا صلہ ہے۔ کہ باوجود تمام دنیا میں دشمنوں کی سازشوں کے خدا نے اس گورنمنٹ کو بے نظیر ساز و سامان والے دشمنوں پر مظفر و منصور کیا۔ جیسا کہ ایک فرعون نے خدا کے رسول حضرت موسےٰ کی مخالفت کر کے اپنے آپ کو تباہ کر لیا۔ اور دوسرے فرعون نے حضرت یوسفؑ کے مشورہ پر عمل کر کے فلاح حاصل کی۔ ایسا ہی مسیح کے معاملہ میں ہوا۔ مسیح اوّل کے متعلق رومیوں کے حاکم نے ظلم سے کام لیکر اپنی سلطنت کا نام و نشان مٹا دیا۔ مگر گورنمنٹ برطانیہ کے حاکم مسٹر ڈگلس نے مسیح ثانی کے معاملہ میں حق و انصاف سے کام لے کر مسیح کی دعائیں لیں۔ اور انگریزی سلطنت کی بنیادوں کو مستحکم کر لیا۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں ؎

تاج و تختِ ہند قیصر کو مبارک ہو مدام
جن کی شاہی میں میں پاتا ہوں رفاہِ روزگار

باقی رہا جہاد۔ یہ آپ جیسے اور آپ کے ڈاکٹروں جیسے دوست نما دشمنوں نے ہی دشمنانِ اسلام کو اسلام کے چہرہ پر بدنما داغ لگانے میں یہ کہکر تقویت دی۔ کہ اسلام تلوار کے زور سے پھیلا ؎

تھی بیکسی بیچارگی ہجرت سبھی تھی شامل
بتا احمق کہاں خنجر تھا جب پھیلی مسلمانی

اشاعت اسلام نہ شروع میں تلوار سے ہوئی۔ اور نہ اب ہوگی۔ بلکہ اب لَا اِکْرَاہَ فِی الدِّیْن کی تفسیر کا وقت ہے۔ اور خدا چاہتا ہے۔ کہ وہ اسلام کے چہرہ سے اس داغ کو مٹا دے۔ آپ کی آنکھیں تو ابھی سے خیرہ ہو رہی ہیں۔ انشاء اللہ ہم دکھا دینگے کہ ہم نے تمام دنیا کی زمینوں کو نہیں مکانوں کو نہیں بلکہ اہل زمین اور صاحب مکانوں سلطنتوں کو نہیں۔ بلکہ بادشاہوں کے قلوب کو فتح کر لیا ہے۔ اور جیسا کہ خدا نے اپنے مسیح وحیدی سے وعدہ کیا۔ "کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے" آپ کان کھول کر سن رکھیں کہ اسلام اپنی پاک تعلیم اور پاک جماعت کے ذریعہ امن و آشتی سے پھیلیگا۔ اور بڑے بڑے بادشاہوں کو اپنی آغوش میں لے گا۔ انشاء اللہ ؛

مشتاق حسین جنرل سکرٹری انجمن احمدیہ۔ گوجرانوالہ

رپورٹ صیغہ بیت المال

۱۸ر اکتوبر ۱۹۲۳ء ۱۵ر اکتوبر ۱۹۲۳ء کی آمد حسب ذیل ہے۔

چندہ عام	۶۶۳ - ۱۱ - ۳
صدقات	۲۳ - ۱۲ - ۰
ملکانہ فنڈ	۱۹۹
مسجد برلن	۳۱۳ - ۴ - ۰
	۱۱۹۹ - ۱۱ - ۳

(۱) اس سے ظاہر ہے۔ کہ آمد بالکل کم ہے۔ ہفتہ کے اخراجات کسی صورت میں بھی ۲۵۰۰ سے کم نہیں ہوتے لیکن آمد ملکانہ فنڈ اور مسجد برلن کے سوا بہت ہی کم ہے جو اخراجات کو کسی صورت میں بھی پورا نہیں کر سکتی پس چندوں کی وصولی اور ترسیل زر میں خاص توجہ درکار ہے۔

(۲) جلسہ سالانہ کے لئے ایک تحریک طبع کر کے ارسال کی گئی ہے۔ جماعتیں اطلاع دیں کہ کتنا کتنا روپیہ ارسال کرینگی اس سال بفضل خدا جلسہ بڑے وسیع پیمانہ پر ہوگا۔ اس نسبت سے اخراجات بھی کثیر ہوں گے۔ احباب جلد اپنے اپنے وعدوں سے اطلاع دیں ۔ وعدوں کا ایفا نومبر کے اخیر تک کریں۔ تاکہ افسر صاحب جلسہ سالانہ کو اجناس کے خرید میں تکلیف نہ ہو

(۳) ملکانہ فنڈ کے لئے خصوصیت سے توجہ درکار ہے۔ بالخصوص ان احباب کی توجہ جو ایک سو روپیہ اس فنڈ میں ادا فرما سکتے ہیں۔ لیکن ابھی تک ادا نہیں کیا۔ اور جن دوستوں نے وعدے کئے تھے وہ اپنے وعدوں کو پورا کریں۔ اب تک اس فنڈ کا کل روپیہ ..... ۳ تک آیا ہے۔ حالانکہ حضرت خلیفۃ المسیح کے حکم کے مطابق یہ رقم ..... ۵ تک دو تین ماہ کے اندر ہو جانی چاہیئے تھی۔

(۴) تمام جماعتوں کو ان کا بجٹ بابت ۱۹۲۴ء انشاء اللہ نومبر میں مکمل کر کے اطلاع کی جاویگی۔ دفتر سے فہرست بقایا داران اور بجٹ فارم اخیر ستمبر میں ارسال کئے گئے تھے۔ یہ ہر دو فارم ابھی تک سب جماعتوں سے خانہ پری ہو کر واپس موصول نہیں ہوئے ہیں۔ جن جماعتوں نے ابھی تک ان ہر دو فارموں کی تکمیل کر کے نہیں بھیجی ہے۔ ان کو اخبار کے ذریعہ توجہ دلائی جاتی ہے۔ کہ جلد بھیجدیں۔ تاکہ ان کا بجٹ ۲۳ و ۱۹۲۴ء طیار کرنے میں تکلیف نہ ہو۔ جن جماعتوں سے یہ ہر دو فارم نہیں آئینگے۔ ان کا بجٹ آئندہ سال کا گذشتہ سال کی آمد اور موجودہ حالات جماعت اور اخراجات سلسلہ کو مدنظر رکھکر بنایا جائیگا۔ اور پھر ان جماعتوں کو اپنے بجٹ پر اعتراض کرنے کا کوئی حق نہ ہوگا ؛

(۵) دفتر سے جماعتوں کا حساب یکم اکتوبر ۲۲ء سے ۳۰ ستمبر ۲۳ء تک کا وصول شدہ تاریخ وار اور مدوار ارسال ہو رہا ہے۔ اور رپورٹ کے لئے چند ضروری امور بھی دریافت کئے گئے ہیں۔ امید ہے کہ جماعتیں اپنے اپنے حسابات کو بغور دیکھکر اگر انہیں کسی رقم کا اندراج نہ پاوینگی۔ تو بقید تاریخ۔ نمبر کوپن رقم مرسلہ کی اطلاع کرینگی۔ جن امور کا جواب رپورٹ کے لئے طلب کیا گیا ہے۔ ان کا جواب بواپسی دیا جاوے تا کہ رپورٹ طیار کرنے میں دیر نہ ہو ؛

(۶) کئی افراد ایسے ہیں۔ جن کا تعلق کسی جماعت سے نہیں ان کو اطلاع کی جاتی ہے۔ کہ وہ کسی نہ کسی جماعت میں مل جاویں۔ اول تو اپنا روپیہ جماعت کیساتھ ارسال فرماویں اگر کسی خاص وجہ سے الگ ارسال کرنا پڑے۔ تو کوپن پر اپنی جماعت کا نام ضرور لکھدیں۔ جنمیں وہ شامل ہوں۔ تاکہ ان کی جماعت کے حساب میں رقم جا سکے۔ ایسی رقوم کی اطلاع اپنی جماعت کو عہدہ دار کو کرنا بھی ایسے افراد کا فرض ہوگا (۷) احباب ہر ماہ کی ۱۰ تاریخ تک اپنا ماہوار چندہ معمولی ضرور ارسال فرمادیا کریں ؛ والسلام ؛ ناظر بیت المال قادیان ؛

مختصر خبریں

— ۲۶ اکتوبر کی صبح کو مولوی شوکت علی راجکوٹ جیل سے رہا کر دیئے گئے۔

— صوبجات متحدہ کی لیجسلیٹو کونسل میں اسبات کا فیصلہ ہو گیا ہے۔ کہ جیل خانہ میں جرائم کے بدلے سزائے تازیانہ منسوخ کر دی جاوے۔

— آگرہ کے بلوہ کے مقدمہ میں سشن جج نے اجمیری نامی ملزم کو حبس دوام بعبور دریائے شور کی سزا دی۔

— سر چمن لال سیتلواڈ نے ذاتی اور خانگی وجوہ کی بنا پر ہندوستان کی اعلیٰ ملازمتوں کے شاہی کمیشن کی رکنیت سے مستعفی ہونیکی اجازت طلب کی ہے۔ ملک معظم نے انکی جگہ مسٹر این۔ ایم سمارتھ کو مقرر کیا ہے۔

— امرتسر جیل میں مسٹر بی۔ بے اینڈرسن مجسٹریٹ خصوصی کے روبرو اکالی لیڈروں کے مقدمہ کی سماعت شروع ہو گئی ہے۔

— ادویہ کے لیئے نوبل پرائز ۱۹۲۳ء۔ ڈاکٹر جینٹنگ کو دیا گیا ہے۔ ۱۹۲۲ء کا انعام مسٹر آرچبلڈ ہل پروفیسر فزیالوجی یونیورسٹی کالج لنڈن۔ اور ڈاکٹر مسیمان پروفیسر فزیالوجی کیل کو تقسیم کر دیا گیا۔

— سینکڑوں بے گناہ اہل کوریا کو جو ٹوکیو یوکوہامہ اور قرب و جوار کے اضلاع میں رہتے تھے زلزلہ آنے کے بعد جاپانیوں نے تیغ کر ڈالا جنپر دوران زلزلہ میں آتشزنی کا الزام لگایا گیا تھا۔

— مولا بخش لاہوری ایڈیٹر اخبار مشیر بعارضہ طاعون اس جہان سے کوچ کر گئے۔

— اعلان ہوا ہے ۳ نومبر کو امرتسر میں کانگرس کی مجلس عاملہ کا اجلاس ہوگا جو حالات پنجاب پر غور کریگا۔

— یونانی فوج نے کورنتہ پر قبضہ کر لیا اور اثنائے جنگ میں فوج نے باغیوں پر بمباری کی۔

— سہارنپور کے مسلمان ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ دو سال کی رخصت پر تشریف لے گئے انکی جگہ بارہ بنکی کے ایک انگریز افسر آ گئے۔

— افسوس ہے کہ نواب فتح علی خاں صاحب قزلباش ۲۸ اکتوبر کو انتقال کر گئے۔

— پنڈت کے سنتانم پنجاب پراونشل کانگریس کمیٹی کی صدارت سے مستعفی ہو گئے ہیں اور لالہ لاجپت رائے انکی جگہ صدر منتخب ہوئے ہیں۔

— جمعیت مرکزیہ خلافت نے ۱۶ نومبر کی تاریخ کو یوم جزیرۃ العرب منانے کا فیصلہ کیا ہے۔ اور متفقہ اعلان جاری کیا ہے۔

— ترکی مملکت کی حکومت کی شکل جمہوری ہوگی سرکاری زبان ترکی اور مذہب اسلام۔ جمہوریہ کے صدر کا انتخاب مندوبین کرینگے۔ اور میعاد صدارت چار سال ہوا کرے گی۔

— شاہ ایران نے ایک اعلان کیا ہے جس میں سردار سپاہ کو وزیر اعظم مقرر کیا گیا ہے وہ صحت کی خرابی کی وجہ سے پھر یورپ جا رہے ہیں اپنی غیر حاضری میں ولیعہد کو قائم مقام مقرر کر دیا ہے۔

— مجلس انگورہ نے جمہوری شکل کی حکومت کا فیصلہ کیا ہے۔ اور بالاتفاق مصطفیٰ کمال پاشا کو اسکا صدر منتخب کیا ہے۔ جماعت عامہ نے جمہوریہ کے اعلان کرنے اور اسکو بایں صدر منتخب کرنے کی تجویز کہ وزیر اعظم وہ خود نامزد کرینگے۔ منظور کر لی ہے۔

[illegible] خلافت [illegible] نے بتایا ہے کہ ۱۶ نومبر کا دن مسلمانان ہند کے لیئے امتحان کا دن ہے۔ اسدن انہیں منا کر اس امر کا اظہار کرنا ہے کہ جزیرۃ العرب کی آزادی کے لیئے کہاں تک ایثار و قربانی کرنے کے لیئے تیار ہیں۔

— خان بہادر سردار لیاقت حیات خاں او۔ بی۔ ای سپرنٹنڈنٹ پولیس سی۔ آئی۔ ڈی پنجاب ۲۵ اکتوبر سے تین سال کے لیئے دربار پٹیالہ کے ہوم سیکرٹری مقرر ہوئے ہیں۔

— افواہ ہے۔ کہ ترکی کابینہ وزارت مستعفی ہو گئی ہے۔ اسکی وجہ یہ بتائی گئی ہے کہ کابینہ کے صدر فتحی بے سے ارکان کابینہ بگڑ گئے تھے۔

— یونان میں بغاوت کا بالکل خاتمہ ہو گیا ہے۔ تمام باغی مغلوب ہو گئے ہیں۔

— عثمانیہ یونیورسٹی کے ایک خاص کانووکیشن پر نظام حیدر آباد کو جو یونیورسٹی کے مربی اور بانی ہیں سلطان العلوم کی ڈگری دی گئی۔

— مہاشہ کرشن ایڈیٹر پرتاب کے مقدمہ کا فیصلہ ۳۰ اکتوبر کو سنا دیا گیا۔ پانچ سو روپیہ جرمانہ کی سزا یا بصورت عدم ادائیگی جرمانہ تین ماہ قید کی سزا دی گئی۔

— لکھنؤ میں حضور وائسرائے بہادر نے دربار کے موقعہ پر راجہ صاحب محمود آباد کو ستارہ ہند کا خطاب دیا۔

— سلطنت انگورہ کے صدر اعظم عصمت پاشا مقرر ہوئے ہیں۔

— لالہ ہرکشن لال کی جگہ بقول ملاپ رائے بہادر چودھری لال چند کو وزیر زراعت بنائے جانے کی افواہ ہے۔

— ملاپ کا بیان ہے کہ ضلع جالندھر میں دفعہ ۱۴۴ کا نفاذ کر دیا گیا ہے۔

— یکم نومبر کو لاہور میں [illegible] اور سر او ڈوائر کا مقدمہ رنگی لال سیشن جج لاہور کی عدالت میں پیش ہوا۔ کمرہ عدالت وکلاء سے پر تھا رپورٹروں کو داخل ہونیکی اجازت نہ تھی کہا گیا کہ مقدمہ سماعت بند کمرہ میں ہوگی۔

— سردار منگل سنگھ بی۔ اے۔ سابق ایڈیٹر اکالی نے پردیسی جو حال میں جیل سے رہا ہوئے یہ معلوم کرکے کہ انکا وارنٹ گرفتاری جاری ہو چکا ہے اپنے آپ کو حوالہ پولیس کر دیا۔

— پیلی بھیت کے قریب بسال پور میں ہندو مسلمانوں میں فساد ہو گیا۔ ہندو اخبار لکھتے ہیں کہ ایک ہندو مر بھی گیا مسلمانوں کا کیا حشر ہوا۔ اسکے متعلق کوئی خبر نہیں۔

باہتمام شیخ عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپکر شائع ہوا